نغمۂ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی ۱/-

اصلاح ۱۹۷۸ء

زمزمۂ حبیب

علیہ التحیۃ والتسلیم

مُرتّبہ

محمّد شفیع الخطیب (اوکاڑوی)

ناشر مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی

ملنے کے پتے

نورانی کتب خانہ

نورانی منزل ۲۳۸ - بی - بلاک ۲ - پی - ای - سی - ایچ - ایس کراچی ۲۹

میاں کرم الٰہی محمّد لطیف کریانہ والے ریل بازار - اوکاڑہ

(ھدیہ : ۲؍ دو روپے پچیس پیسے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

نہ تنہا ہست جامی نعت خوانش
خدائے ما ثنا خوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نغمۂ حبیب

★ یہ عقیدت کے رنگ برنگ پھولوں کا ایک گلدستہ ہے جو حضور سیّد المرسلین، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ حضرت محمّد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حضور بطور نذرانہ پیش کیا گیا ہے ۔

گر قبول اُفتد زہے عِزّ و شرف

★ یہ نعت خواں حضرات اور محبّانِ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لئے ایک بے نظیر تحفہ ہے ۔

★ اہلِ محبّت اِس کو پڑھ اور سُن کر وجد و سرور میں آجاتے ہیں ۔

★ کیا ہی اچھا ہو اگر مسلمان بچّے اور بچّیاں بجائے فلمی گانوں کے حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی نعت خوانی کا شرف حاصل کریں ۔

طالبِ دُعاء

محمّد شفیع الخطیب، کراچی

درود شریف

صَلِّ علیٰ نبیّنا صَلِّ علیٰ محمّدٍ
صَلِّ علیٰ شفیعنا صَلِّ علیٰ محمّدٍ

اے کہ ترا وجود ہے زینتِ بزمِ کائنات
کون و مکاں ہیں نور سے آئینۂ تجلّیات
دہر میں سب سے تو بڑا تجھ سے بڑی خدا کی ذات
بھیج رہا خدا بھی تجھ پہ درود اور صلوٰت
صَلِّ علیٰ نبیّنا صَلِّ علیٰ محمّدٍ
صَلِّ علیٰ شفیعنا صَلِّ علیٰ محمّدٍ

اے کہ ترا وجود ہے وجہ قرارِ دو جہاں
اے کہ تری نمود ہے لطفِ خدائے لامکاں
اے کہ درِ حضور پر سجدہ گزار آسماں
اے کہ ترا درود ہے وردِ زبانِ انس و جاں
صَلِّ علیٰ نبیّنا صَلِّ علیٰ محمّدٍ
صَلِّ علیٰ شفیعنا صَلِّ علیٰ محمّدٍ

جلوہ فگن خدا کا نور تیری جبینِ ناز پر
جھک گئے جس کے روبرو دیکھ کے کافر نکے سر
دہر میں تو خدا کا ہے آخری پیامبر
تیرا عمل خدا کا حکم تیرا وطن خدا کا گھر
صَلِّ علیٰ نبیّنا صَلِّ علیٰ محمّدٍ
صَلِّ علیٰ شفیعنا صَلِّ علیٰ محمّدٍ

خوشبوئے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم

جا کے صبا تو کوئے محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم
لا کے سنگھا خوشبوئے محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم
چاک ہے ہجر میں اپنا سینہ دل میں بسا ہے شہر مدینہ
چشم لگی ہے سوئے محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم
حشر کا خوف ہے سب پہ غالب سب ہیں رضائے حق کے طالب
حق کی نظر ہے سوئے محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم

تشنہ دہانو غم ہے تمہیں کیا ابر کرم اب جھوم کے برسا — لو وہ کھلے گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رنگ ہے انکا باغِ جہاں میں انکی مہک ہے خلدِ جناں میں — سب میں بسی خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شمس و قمر میں ارض و فلک میں جن و بشر میں حور و ملک میں — عکس فگن ہے روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مشک و گلاب و عود و عنبر خاک میں ڈالوں سب کے اوپر — پاؤں اگر خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سیف خدا پر جنگ ہوئی آساں ہو غزوات میں فتح نمایاں — اے تری شوکت موئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دین کے دشمن انکو ستائیں دیں یہ ہمیشہ انکو دعائیں — سب سے نرالی خوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہو نہ جمیلِ قادری مضطر، ہاتھ اُٹھا کر حق سے دُعا کر
مجھ کو دکھادے کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اُلفت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

ہمارے سر پہ ہے سایہ فگن اُلفت محمد کی — ہمارے دل میں ہے جلوہ کناں صورت محمد کی

گنہ گارو نہ گھبراؤ، سیہ کارو نہ شرماؤ — وہ آئی مجرموں کو ڈھونڈتی رحمت محمد کی

عرب والا چلا ہے بخشوانے اپنی اُمت کو — مچی ہے سارے خاص و عام میں شہرت محمد کی

علومِ اولین و آخریں کا کر دیا مالک — خدا نے دھوم سے کی عرش پر عزت محمد کی

فقیرو بے نواؤ مانگ لو جو کچھ ضرورت ہے — جھڑکنا پھیرنا خالی نہیں عادت محمد کی

فرشتو قبر میں اپنی سند ہمراہ لایا ہوں — یہ دیکھو دل کے آئینے میں ہے صورت محمد کی

ہزاروں قدسیوں کی بھیڑ ہے روضہ کی جالی پر — ہزاروں آرہے ہیں چومنے تربت محمد کی

جمیلِ قادری رضوی تجھے کیوں خوفِ محشر ہو — کہ تیرے دل کے آئینے میں ہے صورت محمد کی

(مولانا جمیل الرحمن رضوی)

گوشۂ تنہائی ہو

دل میں ہو یاد تری گوشۂ تنہائی ہو — پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو
اُس کی قسمت پہ فدا تختِ شہی کی راحت — خاکِ طیبہ پہ جسے چین کی نیند آئی ہو
اِک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو — وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو
یہی منظور تھا قدرت کو کہ سایہ نہ بنے — ایسے یکتا کے لئے ایسی ہی یکتائی ہو
آج جو عیب کسی پر نہیں کھلنے دیتے — کب وہ چاہیں گے مری حشر میں رسوائی ہو
کبھی ایسا نہ ہوا، ان کے کرم کے صدقے — ہاتھ کے پھیلنے سے پہلے نہ بھیک آئی ہو

بند جب خوابِ اجل سے ہوں حسنؔ کی آنکھیں
اس کی نظروں میں ترا جلوۂ زیبائی ہو

(مولانا حسنؔ رضاؒ)

مدینے کی ہوا ہو

دِل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو — سینے پہ تسلّی کو ترا ہاتھ دھرا ہو
بے چین رکھے مجھ کو ترا دردِ محبّت — مِٹ جائے وہ دِل پھر جسے ارمانِ دوا ہو
دے اس کو دمِ نزع اگر حور بھی ساغر — منھ پھیر لے جو تشنۂ دیدار ترا ہو
گر وقتِ اجل سر تری چوکھٹ پہ دھرا ہو — جتنی ہوں قضا ایک ہی سجدہ میں ادا ہو
مٹی نہ ہو برباد پسِ مرگ الٰہی! — جب خاک اُڑے میری مدینے کی ہوا ہو

اللہ کا محبوب بنے جو تمہیں چاہے
اُس کا تو بیاں ہی نہیں کچھ تم جسے چاہو
تم ذاتِ خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو
اللہ کو معلوم ہے کیا جانیے کیا ہو

آتا ہے فقیروں پہ اُنھیں پیار کچھ ایسا
خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتا کا بھلا ہو

ہر وقت کرم بندہ نوازی پہ تُلا ہے
کچھ کام نہیں اِس سے بُرا ہو کہ بھلا ہو
قدرت نے ازل میں یہ لکھا اُنکی جبیں پر
جو اِن کی رضا ہو وہی خالق کی رضا ہو

شکر ایک کرم کا بھی اَدا ہو نہیں سکتا
دل اُن پہ فدا جانِ حسنؔ اُن پہ فدا ہو

(ذوقِ نعت)

بہارِ مدینہ

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ
کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ
مبارک رہے عندلیبو، تمہیں گُل
ہمیں گل سے بہتر ہیں خارِ مدینہ
مری خاک یارب نہ برباد جائے
پسِ مرگ کر دے غبارِ مدینہ
ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی
شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ
جدھر دیکھئے باغِ جنت کھلا ہے
نظر میں ہیں نقش و نگارِ مدینہ
رہیں ان کے جلوے بسیں اُن کے جلوے
مرا دل بنے یادگارِ مدینہ
دو عالم میں بٹتا ہے صدقہ یہاں کا
ہمیں اِک نہیں ریزہ خوارِ مدینہ
بنا آسماں منزلِ ابنِ مریمؑ
گئے لامکاں تاجدارِ مدینہ

شرف جن سے حاصل ہوا انبیا کو
وہی ہیں حسن افتخارِ مدینہ

(ذوقِ نعت)

کعبہ کا کعبہ

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

رُکنِ شامی سے مٹی وحشتِ شامِ غربت
اَب مدینے کو چلو صبحِ دل آرا دیکھو

آبِ زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جودِ شہِ کوثر کا بھی دَریا دیکھو

زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے
ابرِ رحمت کا یہاں زور برسنا دیکھو

دُھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بیتابوں کی
ان کے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو

خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوا دیکھو

واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو

بے نیازی سے وہاں کانپتی پائی طاعت
جوشِ رحمت پہ یہاں ناز گنہ کا دیکھو

زینتِ کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ
جلوہ فرما یہاں کونین کا دُولھا دیکھو

دھو چکا ظلمتِ دل بوسۂ سنگِ اَسوَد
خاک بوسیٔ مدینے کا بھی رُتبا دیکھو

جمعہ مکہ تھا عید اہلِ عبادت کے لئے
مجرمو آؤ یہاں عیدِ دوشنبہ دیکھو

ملتزم سے تو گلے لگ کے نکالے ارماں
ادب وشوق کا یاں باہم اُلجھنا دیکھو

اوّلیں خانۂ حق کی تو ضیائیں دیکھیں
آخریں بیتِ نبی کا بھی تجلّا دیکھو

غور سے سُن تو رضاؔ کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

(اعلیٰ حضرتؒ)

عیدِ ولادت ہوتی ہے

کونین کے گوشے گوشے پر چھائی ہوئی رحمت ہوتی ہے
محبوبِ خدا کی دُنیا میں جب عیدِ ولادت ہوتی ہے

اِس جانِ بہار کی آمد سے ہر ایک روِش ہر گلشن میں
کِھلتے ہیں شگوفے رحمت کے انوار کی کثرت ہوتی ہے

تخلیق میں پہلے نور اُن کا آخر میں ہوا ہے ظہور اُن کا
تکوینِ جہاں ہے اُن کے لئے ختم اُن پہ نبوّت ہوتی ہے

میثاق کے دن سب نبیوں سے اقرار لیا تھا ان کے لئے
اب آتے ہیں وہ سردارِ رُسل اَب اُن کی ولادت ہوتی ہے

اقصےٰ میں جماعت نبیوں کی دیکھی تو فرشتے بول اُٹھے
کیا خوب جماعت ہوتی ہے کیا خوب اِمامت ہوتی ہے

تھے جنّ و بشر، حور و غلماں استادہ پئے تعظیمِ نبی
کیوں لوگ قیام کے منکر ہیں کیا اِن پہ قیامت ہوتی ہے

تعظیم کا منکر شیطاں تھا وہ دیوِ لعیں مردود ہوا
توقیرِ نبی جو کرتے نہیں خواراں کی جماعت ہوتی ہے

تحمیدِ خدا توصیفِ نبی تسبیح و ثنا تعظیمِ نبی
میلادِ نبی کی ہر محفل عنوانِ عبادت ہوتی ہے

(مولانا شاہ ضیاء القادری)

رسولِ خدا کی غلامی

رسولِ خدا کی غلامی میں کیا ہے ذرا تم غلامی میں آکر تو دیکھو
غلامی یہ ہے بادشاہی سے بہتر ادھر آؤ قسمت جگا کر تو دیکھو
حبیبِ خدا کے غلاموں کے آگے سرِ تاجداراں بھی خم ہو رہے ہیں
کسی تاجور کی حقیقت ہی کیا ہے تم اُنکی غلامی میں آکر تو دیکھو
فضیلت بڑی ہے درِ مصطفٰے کی برستی ہے اس در پہ رحمت خدا کی
یہاں کیف و مستی کا عالم ہے طاری دلوں میں تصوّر جما کر تو دیکھو
وہ دیکھو دو عالم یہاں جھک رہے ہیں وہ جنّ و بشر قدسیاں جھک رہے ہیں
جو تم کو بھی ہے فیض پانے کی خواہش جبینِ عقیدت جُھکا کر تو دیکھو
دو عالم کی دولت ہے عشقِ نبی میں یہ ہے حاصلِ بندگی زندگی میں
سرورِ دوامی تمہیں بھی ملے گا محبّت کی دُنیا بسا کر تو دیکھو
محمّد محمّد ہی وِردِ زباں ہو دلوں میں نہ کچھ فکرِ سُود و زیاں ہو
اسی نامِ نامی کی برکت سے اپنا ذرا تم مُقدّر بنا کر تو دیکھو
حیات النبی ہیں وہ سب کی ہیں سنتے یقیں ہے ہمیں وہ بنا دیدار دیں گے
کبھی روتے روتے ہوئے سر بسجدہ بصدِ عجز تم گڑگڑا کر تو دیکھو
نگاہِ کرم کی یہ تاثیر دیکھی پلٹتی زمانے کی تقدیر دیکھی
یہ اَمرِ مسلّم ہے سب دُور ہوں گے انہیں داغ دل کے دِکھا کے تو دیکھو

جمالِ خدا ہے جمالِ محمّد فَصَلّوا علیہ وَ آلِ محمّدؐ
مصوّر ہی تصویر میں جلوہ گر ہے حقیقت سے پردے اُٹھا کر تو دیکھو
فقط عبد کچھ، عبدہٗ بات کچھ ہی، فقط جسم کچھ ہے مگر ذات کچھ ہے
اَحد اور احمدؐ میں پردہ یہی ہے تم آنکھوں سے پردہ اُٹھا کر تو دیکھو
محبّت کا دعوےٰ تو آساں ہے کرنا، ہے مشکل مگر نجمؔ اُلفت میں مَرنا
حسینؓ اِبنِ حیدرؓ کی مانند یارو محبّت میں سر کو کٹا کر تو دیکھو
(نجمؔ نعمانی)

کیا کہنا

اے احمدِ مُرسل نورِ خدا، تری ذاتِ صفا کا کیا کہنا
پڑھتے ہیں ملائک صلِّ علیٰ، تری شانِ عُلا کا کیا کہنا
چہرے پہ ہیں قرباں شمس و قمر زلفوں پہ تصدّق شام و سحر
رُخساروں پہ ٹھہرے کس کی نظر، ترے مُنہ کی جِلا کا کیا کہنا
سوگند ہے چہرے کی شمس و ضحیٰ، وَاللّیل ہے تیری زُلفِ دوتا
سینے کی صفت ہے اَلم نشرح، ترے دِل کی فضا کا کیا کہنا
وَالعَصر ہے تیرے زماں کی قسم، وَلعَمرک ہے تیری جاں کی قسم
وَالبلد ہے تیرے مکاں کی قسم، تیرے رہنے کی جا کا کیا کہنا
جبریلؑ رہے بُرّاق تھکے، رَف رَف بھی آگے جا نہ سکے
رَبّ اُدنُ مِنّی حَبیبی کہے، ترے قُربِ خدا کا کیا کہنا

کھایا نہ کبھی بھی جی بھر کر، خود بھوکے رہے باندھے پتھر
اَوروں کو دیا جھولی بھر بھر، ترے دستِ عطا کا کیا کہنا
سائل جو کبھی دَر پر آیا، خالی نہ کبھی اس کو پھیرا
جو اس نے مانگا وہی دیا، تری جُود و سخا کا کیا کہنا
بدبخت جو تھے وہ نیک ہوئے، لڑتے تھے ہمیشہ جو ایک ہوئے
تو نے جھگڑے سارے میٹ دیئے، ترے فہم و ذکا کا کیا کہنا
کفّار نے کیا کیا کچھ نہ کیا، پر تو نے نہ کی کچھ ان پہ جفا
رَبِّ اِھْدِ قَوْمِی حق سے کہا، ترے مہر و وفا کا کیا کہنا
صابرؔ سے کہاں ہو مدح تری، ترے خلق میں ہے قرآن سبھی
جب تیری ثنا اللہ نے کی، پھر مجھ سے گدا کا کیا کہنا

نظارہ ہو جائے

یا شاہِ مدینہ دل کا مرے ارمان یہ پورا ہو جائے
ہنگامِ اَجل سے پہلے مجھے طیبہ کا نظارا ہو جائے
حاصل ہو کمالِ ذوقِ نظر اے کاش کہ ایسا ہو جائے
جس وقت میں آنکھیں بند کروں روضہ کا نظارا ہو جائے
رُوشن ہیں انھیں کے پرتو سے یہ شمس و قمر یہ سیّارے
رُوپوش ہوں گر جلوے ان کے ہر سمت اندھیرا ہو جائے

طوفانِ بَلا کی موجیں ہیں اور اُمّتِ عاصی کی کشتی
یا شاہِ مدینہ اب تو کوئی رحمت کا اِشارا ہو جائے

اے ماہِ عرب اے مہرِ عجم، اے جانِ جہاں، ایمانِ جہاں
کیا اُس کو دو عالم کی پرواہ، جو صرف تمہارا ہو جائے

سو بار مدینے گر جاؤں، کب دِل کو سیری ہوتی ہے
دِل نذرِ مدینہ کر آؤں یا دل ہی مدینہ ہو جائے

کیوں کر نہ مٹا ڈالوں ہستی میں عشقِ محمدؐ میں حاصل
جو آپ پہ قرباں ہو جائے اللہ کا پیارا ہو جائے

دیدار کا عالم

جب حُسن تھا اُن کا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہو گا
ہر کوئی فِدا ہے بِن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہو گا

جس وقت تھے خدمت میں ان کی بوبکرؓ و عُمرؓ، عثمانؓ و علیؓ
اُس وقت رسُولِ اکرمؐ کے دَربار کا عالم کیا ہو گا

چاہیں تو اشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دُنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی سردارؐ کا عالم کیا ہو گا

جب شمعِ رسالت روشن ہو کیوں کر نہ جلے پروانۂ دل
جب رشکِ مسیحا آجائیں بیمار کا عالم کیا ہو گا

معراج کی شب حق سے ملنے وہ عرشِ معلّٰے پر پہنچے
رفتار کا عالم کیا ہو گا گفتار کا عالم کیا ہو گا
اللہ و غنی سبحان اللہ کیا خوب ہے روضے کا نقشہ
محرابِ حرم کا، جالی کا، مینار کا عالم کیا ہو گا
کہتے ہیں عرب کے ذرّوں پر انوار کی بارش ہوتی ہے
اے نجم نہ جانے طیبہ کی گلزار کا عالم کیا ہو گا
(نجم نعمانی)

جلوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

نظر آتے ہیں ہر ذرّے میں نظارے محمّد کے
قمر میں شمس میں ہر گُل میں ہیں جلوے محمّد کے
گنہ گار رہا ہے تعلّق دو کریموں سے
نہ رکھو خوف محشر کا اِشارے ہیں محمّد کے
مسلمانو چلو رِل مِل کے اپنی جھولیاں بھر لو
نچھاور ہو رہی ہیں رحمتیں صدقے محمّد کے
نہ دولت کی، نہ شاہی کی، نہ حوروں کی طلب مجھ کو
نہ لوں ساری خدائی بھی عوض پیارے محمّد کے
اگرچہ خوار ہیں، بدکار ہیں، سیہ کار عاصی ہیں
مگر کچھ غم نہیں ہم کو، کہ ہیں بندے محمّد کے

اک نگاہِ التفات

اے کہ ترا وجودِ پاک باعثِ خلقِ کائنات
کون و مکاں کے واسطے نازش و فخر تیری ذات
تیرے قدومِ پاک کے فیض و اثر سے بن گئی
رونقِ گلشنِ جناں دہر کی بزمِ بے ثبات
بزمِ جہاں میں تو ہوا شمعِ معرفت فروز
ظلمتِ کفر سے ہوئیں پاک جہان کی جہات
پھیلا ہوا تھا ہر طرف رنگِ عناد و انتقام
تو نے بتائے دہر کو آ کے غوامضِ حیات
دہر کے بے نیاز ہوش بن گئے رشکِ اہلِ ہوش
تو نے پلائی ان کو وہ بادۂ معرفت صفات
کر کے بلند وحدتِ ربِّ قدیم کا علم
کر دیا اہلِ کفر کو غرقِ یمِ تحیّرات
تو نے مٹائیں محفلِ شرک خودی کی زینتیں
لرزہ بدوش کر دیئے پیکرِ لات اور منات
سرورِ کن فکاں تری اُمّتِ خستہ حال پر
گردشِ روزگار سے ٹوٹ پڑی ہیں مشکلات

آہ وہ اُمتِ حزیں جس کا جہاں میں نام تھا
جملہ اُمم میں تھی جو اِک صاحبِ احترام ذات
جس کا مقام برتری چرخ سے بھی بلند تھا
جس کے جلال و رعب سے خوف زدہ تھی کائنات
محو نہیں ہوئے ہنوز نقشے حنین و بدر کے
جس کے مجاہدی اَدا جس کے شجاعی واقعات
جس نے دیا جہان کو مژدۂ امن و آشتی
جس سے دیارِ ظلم پر تنگ تھا عرصۂ حیات
آج وہ اس کا کرّ و فر جاہ و جلال کھو گیا
چھن گئیں سر بلندیاں، مِٹ گئے سب تجملات
غیر کے آستانے پر آج ہے وہ خمیدہ سر
کرتی تھی دم میں منقلب قوموں کے جو مقدّرات
آہ یہ اُمّتِ غیور دینِ متین سے نفور
خانۂ رب میں اَب نہیں یادِ خدا کی کوئی بات
فعلِ نکو سے منحرف اور نہ شوقِ بندگی
تھیٹر و سینما ہیں اَب اس کے رہینِ التفات
مغربی علم ہو گیا باعثِ فخر اب اسے
مصحفِ پاک اور حدیث ہو گئے کہنہ واقعات
باقی رہیں نہ اس میں اب خلق و صفا کی خوبیاں

غیروں نے چھین لی ہیں سب اس کی حسین تر صفات
اس کی نظر میں دلفریب رنگِ تمدّنِ فرنگ
کر دیئے محو سر بسر اپنے سلف کے واقعات
رحمتِ عالمینؐ لقب اَب تو خدا کے واسطے
اُمّتِ خستہ حال پر ایک نگاہِ اِلتفات
اَچھی ہے یا بُری ہے وہ تیری مگر غلام ہے
تیرے سِوا ہو کون اَب اِس کا بوقتِ مشکلات
حد سے گزر چکی ہیں اَب اس کی تباہ حالیاں
دیر نہ کر بدل بھی دے نقشۂ محفلِ حیات
گلشنِ دیں میں آئے پھر ایسی بہارِ جاوداں
جس میں کبھی خزاں نہ ہو جس میں نہ ہوں تغیّرات

جی چاہتا ہے

یہی ہے تمنّا یہی آرزو ہے یہی تو سنانے کو جی چاہتا ہے
مدینے کو جاؤں پلٹ کر نہ آؤں وہیں گھر بنانے کو جی چاہتا ہے
رسولِ گرامی کے روضے کو دیکھوں حقیقت میں کعبہ کے کعبہ کو دیکھوں
یہ سر اُن کی نورانی چوکھٹ پہ رکھ کر نصیب آزمانے کو جی چاہتا ہے
کروں عرض یہ تھام کر اُن کی جالی میں در کا سوالی ہوں اے شاہِ عالی

نہ لوٹائیے گا مجھے ہاتھ خالی کہ بگڑی بنانے کو جی چاہتا ہے
نہیں کوئی ہمدرد پیاروں کو دیکھا دلاسوں کو دیکھا سہاروں کو دیکھا
کروں ترکِ دنیا کو عشقِ نبی میں بھلا دوں زمانے کو جی چاہتا ہے
ترا نام ہے بیکسوں کا سہارا تری ذات ہے دردمندوں کا چارہ
تری خاکِ پا جو کہ کحل البصر ہے وہ سرمہ لگانے کو جی چاہتا ہے
بلا لیجئے اپنی رحمت کا صدقہ نبوّت کا برکت کا عظمت کا صدقہ
بلا لیجئے شان و شوکت کا صدقہ مقدّر جگانے کو جی چاہتا ہے
صلوٰۃ و سلام اے رسولِ معظّم سلامٌ علیک اے نبیٔ مکرم
خدا کی قسم تیرے روضہ پہ آ کر یہ ہر دم سنانے کو جی چاہتا ہے
تصوّر میں سجدہ کیا اُن کے آگے زمان و مکاں جھک گئے میرے آگے
جہاں سجدہ ریزی کا لطف آ گیا ہے وہیں سر جھکانے کو جی چاہتا ہے
سیہ کاریوں کی فراوانیاں ہیں پریشانیاں ہی پریشانیاں ہیں
جبیں تیرے قدموں پہ اک روز رکھ کر گنہ بخشوانے کو جی چاہتا ہے
اگر حاضری ہو مری تیرے در پر کبھی جیسے جی تیرے روضے پہ آ کر
عقیدت سے جو نجم کہتا ہے اکثر وہ نعتیں سنانے کو جی چاہتا ہے

نجم نعمانی

امام آگیا

اُن کے دربارِ اقدس میں جب بھی کوئی
غم زدہ آگیا، تشنہ کام آگیا
غم غلط ہوگئے، معصیت دُھل گئی
مغفرت، عافیت کا پیام آگیا

○

دِل کو لذّت ملی، چشمِ پُرنم ہوئی
جسم و جاں آگئے، عالمِ وجد میں
ضبط صدقے ہُوا، ہوش قرباں ہوئے
جب زباں پر محمّدؐ کا نام آگیا

○

کشتیِ نوحؑ میں، نارِ نمرود میں
بطنِ ماہی میں یونسؑ کی فریاد پر
آپ کا نامِ نامی اے صَلِّ علیٰ
ہر جگہ، ہر مصیبت میں کام آگیا

○

لاڈلے تھے خدا کے کلیمِ خدا
فرق ہے پر کلیم اور محبوب میں
وہ دیدار کرنے گئے طُور پر
ان کے گھر خود خدا کا پیام آگیا

بزمِ کونین ساری سنواری گئی
عرش کی چھت، زمیں کی صفیں بچھ گئیں
انبیاءؑ آگئے مرسلیں آگئے
مقتدی آچکے تو امام آگیا

ذکرِ ساقئِ کوثر سے اے ہم نشیں
دل کو تسکین و فرحت کچھ ایسی ملی
جیسے تسنیم خود سامنے آگئی
ہاتھ میں جیسے، کوثر کا جام آگیا

یہ سکندر بھی اے شاہِ جن و بشر
لے کے نعتوں کا نذرانہ مختصر
آپ کی محفلِ پاک میں یا نبیؐ
آج پھر بہرِ عرضِ سلام آگیا

(سکندر لکھنوی)

اُمیدوار، ہم بھی ہیں

نگاہِ لطف کے اُمیدوار ہم بھی ہیں
لیے ہوئے تو دلِ بیقرار ہم بھی ہیں
ہمارے دستِ تمنا کی لاج بھی رکھنا
ترے فقیروں میں اے شہریار ہم بھی ہیں
کھلا دو غنچۂ دل صدقہ باد دامن کا
اُمیدوارِ نسیمِ بہار ہم بھی ہیں
تمہاری ایک نگاہِ کرم میں سب کچھ ہے
پڑے ہوئے تو سرِ رہ گذار ہم بھی ہیں
جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعلِ پاک حضورؐ
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں
یہ کس شہنشہِ والا کا صدقہ بٹتا ہے
کہ خسروؤں میں پڑی ہے پکار ہم بھی ہیں

حسنؔ ہے جن کی سخاوت کی دھوم عالم میں
انھیں کے تم بھی ہو، اِک ریزہ خوار ہم بھی ہیں

(مولانا حسنؔ رضا)

دل مدینے میں ہے

جس کی جاں کو تمنّا ہے دل کو طلب
وہ سکوں بخش محفل مدینے میں ہے

یوں تو جینے کو ہم جی رہے ہیں مگر
جاں مدینے میں ہے دل مدینے میں ہے

فکرِ دُنیا وہاں دُور پاؤ گے تم
قلب میں ہر طرف نُور پاؤ گے تم

روح کو اپنی مسرُور پاؤ گے تم
اِک عجب کیفِ کامل مدینے میں ہے

ہر تمنّا وہاں جا کے بر آئے گی
ایک رحمت کی دُنیا نظر آئے گی

نااُمیدو تم اتنے پریشاں نہ ہو
آرزوؤں کا حاصل مدینے میں ہے

کیا مہ و مہر و نجم اور کیا انس و جاں
ہے اسی سمت مائل دلِ دو جہاں

کوئی سمجھے نہ سمجھے حقیقت یہ ہے
ذرّہ ذرّہ کی منزل مدینے میں ہے

بارک اللہ یہ ذوق و شوق و خوشی
بارک اللہ یہ وجد و وارفتگی

عشق کا طوف ہر لمحہ صلِّ علیٰ
عشق کا کعبہ دل مدینے میں ہے

ہے تصوّر میں ہر وقت بابُ السّلام
ہیں تصوّر میں ہر لحظہ وہ شقف و بام

جب سے بہزاد اُن کا کرم ہو گیا
جاں مدینے میں ہے دِل مدینے میں ہے

(حضرت بہزادؔ لکھنوی)

کیفِ حضوری

تم سے کیفِ حضوری بیاں کیا کروں
جا کے بطحا میں قلب اور جاں کھو گئے
رُوح پر وَجد کچھ ایسا طاری ہوا
اپنی ہستی کے سارے نشاں کھو گئے

بے طلب ہی مُرادوں سے دامن بھرا
چار جانب تھا اِک بحرِ جُود و سخا
جب خموشی ہی بننے لگی مُدّعا
پھر تو الفاظ و نطق و بیاں کھو گئے

جب نگاہیں اُٹھیں سوئے بابُ السّلام
چھا گیا رُوح پر ایک کیفِ تمام
آ گیا بر لبِ دل دُرود و سلام
میری نظروں سے کون و مکاں کھو گئے

مسجدِ پاک میں جب جبیں جُھک گئی
فخر بہزاد کرنے لگی بندگی
کیا بتائیں ہمیں کیسی لذّت ملی
اُن کا نقشِ قدم تھا جہاں کھو گئے

سُوئے بطحا

رہرو ہر راہ سے ہٹ کر سُوئے بطحا چلیں
شکر کا ہر گام پر کرتے ہوئے سجدہ چلیں

ہم غمِ دُنیا کی خاطر آج تک مٹتے رہے
اُن کی خاطر آؤ ٹھکراتے غمِ دنیا چلیں

اُس جگہ کرتے ہیں جان و روح و دل پیہم طواف
دیکھنے ہم بھی جہانِ عشق کا کعبہ چلیں

ہم نے دیکھی ہے مدینے کی بہارِ بے خزاں
اِن گلستانوں میں اے بادِ صبا ہم کیا چلیں

عشقِ احمدؐ رہنما ہے راہبر ہے شوقِ دل
راہ کے ہر پیچ و خم سے ہو کے بے پروا چلیں

مُضطرب ہے ایک مدت سے نیازِ بندگی
چل جبینِ شوق سُوئے گنبدِ خضرا چلیں

اُن کے قدموں سے جُدا ہو کر کہیں تسکیں نہیں
آؤ اے بہزاد پھر پیشِ درِ مولا چلیں

(حضرت بہزاد لکھنوی)

دل مچلتا ہے

نعت سنتا رہوں، نعت کہتا رہوں، آنکھ پُرنم رہے، دِل مچلتا رہے
نجمؔ نامِ محمدؐ زباں پہ رہے، ذکر ہوتا رہے، سانس چلتا رہے

بے سہاروں کا کوئی سہارا نہیں، مصطفٰےؐ کے سِوا تو گذارا نہیں
اُن کی چشمِ کرم ہو تو کچھ غم نہیں، چاہے سارا زمانہ بدلتا رہے

عشقِ احمدؐ سی دنیا میں نعمت نہیں مال و زر کی بھی کوئی حقیقت نہیں
بادشاہوں سے بہتر بھکاری ہے وہ اُن کے در پر جو ٹکڑوں پہ پلتا رہے

کیا بھلا آسکیں زندگی کے مزے دُور رہ کر حبیبِ خدا سے مجھے
اُس کی حالت کروں تو کروں کیا بیاں، ہر گھڑی دل جو فرقت میں جلتا رہے

یہ دعا ہے سلامت سدا غم رہے تا ابد رابطہ اس سے قائم رہے
آتشِ عشق ہر دم بھڑکتی رہے خون روتا رہوں دِل پگھلتا رہے

مصطفٰےؐ کی نظر جس گھڑی ہو گئی اس کی تقدیر کھوٹی کھری ہو گئی
اس کو ٹھکرائے سارا جہاں بھی اگر، گرنے والا مگر پھر سنبھلتا رہے

نجمؔ کی اے خدا آرزو ہے یہی، عاشقِ زار کی آبرو ہے یہی
آخری وقت سر اُن کے قدموں پہ ہو دیدہ ہوتی رہے دم نکلتا رہے

(نجم نعمانی)

بھول گئے

جس دَور پہ نازاں تھی دنیا ہم اَب وہ زمانہ بھُول گئے
دُنیا کی کہانی یاد رہی اور اپنا فسانہ بھُول گئے

وہ ذکرِ حسین، رحمت کا امیں، کہتے ہیں جسے قرآنِ مُبیں
دنیا کے نئے نغمے سیکھے، عقبےٰ کا ترانہ بھول گئے

غیار کا جادُو چل بھی چکا، ہم ایک تماشا بن بھی چکے
اپنا تو مِٹانا یاد رہا، باطل کو مٹانا بھول گئے

انجامِ غلامی کیا کہیے، بربادی سی بربادی ہے
جو درس ہمیں بطحا نے دیا، دنیا کو پڑھانا بھول گئے

عبرت کا مُرقّع یہ پستی، ہے قابلِ حیرت یہ مستی
دنیا کو جگانا یاد رہا، خود ہوش میں آنا بھُول گئے

تکبیر تو اَب بھی ہوتی ہے مسجد کی فضا میں اے انورؔ
جس ضرب سے دِل ہِل جاتے تھے وہ ضرب لگانا بھُول گئے

دَر تمہارا مِل گیا

عاصیوں کو دَر تمہارا مِل گیا   بے ٹھکانوں کو ٹھکانا مِل گیا

فضلِ رب سے پھر کمی کس بات کی
مِل گیا سب کچھ جو طیبہ مِل گیا

کشفِ رازِ مَنْ رَّاٰنِیْ یوں ہوا
تم ملے تو حق تعالےٰ مِل گیا

ناخدائی کے لئے آئے حضور
ڈوبتو نکلو سہارا مِل گیا

آنکھیں پُرنم ہوگئیں سر جھک گئے
جب تِرا نقشِ کفِ پا مِل گیا

خلد کیسا، کیا چمن کیسا وطن
مجھ کو صحرائے مدینہ مِل گیا

اُن کے طالب نے جو چاہا پا لیا
اُن کے سائل نے جو مانگا مِل گیا

تیرے در کے ٹکڑے ہیں اور ہیں غریب
مجھ کو روزی کا ٹھکانا مِل گیا

اے حسنؔ فردوس میں جائیں جناب
ہم کو صحرائے مدینہ مِل گیا
(ذوقِ نعت)

اِشارے ہوتے ہیں

سرکارِ دو عالم کے دیکھو ہر سمت نظارے ہوتے ہیں
کونین اُدھر ہو جاتی ہے جس سمت اشارے ہوتے ہیں

مہتاب کے ٹکڑے ہوتے ہیں، سورج بھی اُلٹا پھرتا ہے
جس وقت مدینے والے کی اُنگلی کے اِشارے ہوتے ہیں

لوٹا نہ کوئی دَر سے خالی، مانگا جو کسی نے مِل ہی گیا
وہ در ہے نبی کا جس در پر منگتوں کے گزارے ہوتے ہیں

یہ کعبہ نہیں، یہ طور نہیں، یہ دَر ہے رسولِ اکرم کا

اِس خاک کے ذرّوں پر صدقے مہتاب ستارے ہوتے ہیں
دربارِ نبیؐ ہیں اے مسلم ہم کو بھی خدا پہونچا دیوے
سنتے ہیں زباں پر بندوں کو مولے کے نظارے ہوتے ہیں

بلائے جاتے ہیں

وہ حسنِ مجسّم نورِ خدا نظروں میں سمائے جاتے ہیں
سبحان اللہ توحید کی مے آنکھوں سے پلائے جاتے ہیں
دُکھ درد کے مارو آؤ چلو آقا کے درِ اقدس پہ چلیں
سُنتے ہیں کہ اُن کے کوچے میں دُکھ درد مٹائے جاتے ہیں
جو سائل در پر آتے ہیں لے جاتے ہیں دامن بھر بھر کر
رحمت کے خزانے شاہِ جہاں دن رات لٹائے جاتے ہیں
کچھ سوچ سمجھ اے چارہ گر ناحق کوشش بے سود نہ کر
دیوانے ساقیٔ کوثر کے کب ہوش میں لائے جاتے ہیں
اس نور محمد صلِّ علیٰ کی ایک جھلک دکھلانے سے
کوہِ طور جلایا جاتا ہے اور ہوش اُڑائے جاتے ہیں
دل میں تو شوقِ حضوری ہے بے زر ہیں مگر مجبوری ہے
بے آس نہیں دل کرتا ہے ہم آس دلائے جاتے ہیں
مل جائے گی تجھ کو دولتِ دیں اے نجم حزیں چل تو بھی وہیں

دنیا کے سلاطیں جس در پر جھولی پھیلائے جاتے ہیں
(نجم نعمانی)

امام آرہا ہے

مچلتا ہے دِل ڈبڈبائی ہیں آنکھیں
خدا جانے کیسا مقام آرہا ہے

اَدب سے نگاہوں کو اپنی جھکا لو
وہ دیکھو وہ بابِ السّلام آرہا ہے

حبیبِ خدا پیشوائے زمانہ وہ نورِ مجسّم رسولِ یگانہ

ملائک بھلا کیوں نہ دیں پھر سلامی
خدا کی طرف سے سلام آرہا ہے

بڑی شان اُن کو عطا کی خدا نے
فرشتے بھی آتے ہیں سر کو جھکانے

رسولِ گرامی کے روضے پہ دیکھو زمانہ بصد احترام آرہا ہے

جب آئیں گے محشر میں آقا ہمارے
وہ سب عاصیوں بیکسوں کے سہارے

تو سب انبیاؑ بھی کریں گے اِشارے
وہ کل انبیاء کا امام آرہا ہے

انہیں دیکھ کر اُمتی یہ کہیں گے نہ اب مبتلائے مصیبت رہیں گے

نہیں کوئی نارِ جہنّم کا کھٹکا
وہ دیکھو شفیعِ اَنام آرہا ہے

محبت سے عرشِ بریں کو سنوارا
یہ معراج کی شب خدا نے پکارا

فرشتو اِدھر آؤ دُھومیں مچاؤ
مرا آج ماہِ تمام آرہا ہے

نہیں کوئی دشواریوں کا مجھے غم
مُربّی ہیں جب میرے شاہِ دوعالم

نہ کیونکر ہوں پھر مشکلیں میری آساں
زباں پر محمّدؐ کا نام آرہا ہے

یہی نام ہے دردمندوں کا چارا — یہی نام ہے بیکسوں کا سہارا
یہی نام مشکل کشا ہے ہمارا — یہی نام مشکل میں کام آرہا ہے
قیامت میں نجمؔ سخنور جب آئے — تو ہوں اس کے سر پر کملیا کے سائے
کوئی یوں پکارے کہ رستے کو چھوڑ دو
رسولِ خدا کا غلام آرہا ہے

(نجمؔ نعمانی)

چودہویں کا چاند

محمد مصطفےٰ اللہ کے ہیں رازداروں میں — عیاں سب کر دیئے راز آپ پر حق نے اشاروں میں
محمد انبیا کی بزم میں تشریف یوں لائے — کہ جیسے چودہویں کا چاند آجائے ستاروں میں
ملیں صدیق کو فاروق کو عثمان و حیدر کو — محمد کی ادائیں ہو گئیں تقسیم چاروں میں
میں اس آقائے کملی پوش کی تعلیم کے صدقے — بدل ڈالا عرب کے جاہلوں کو تاجداروں میں
خود اپنی سادگی دیکھو کھجوروں پر گزارا ہے — شہنشاہی جہاں کی بٹ رہی ہے خاکساروں میں
رسول اللہ کے چہرے سے جو انوار ظاہر تھے — انھیں انوار کی کچھ بھیک ہے ان چاند تاروں میں
ملی ایماں کو رونق گنبدِ خضرا کے سائے میں — پھلا پھولا بڑھا اسلام طیبہ کی بہاروں میں
عبادت ہو تو ایسی ہو ریاضت ہو تو ایسی ہو — کہ ساری شب کھڑے ہوں صاحبِ معراج غاروں میں
وہ در جو در رہا ہے مہبطِ روح الامیں برسوں
ہے یہ مختارؔ اسی پاکیزہ در کے خاکساروں میں

خزاں کو بہار کرتے ہیں

عجب کرم شہِ والا تبار کرتے ہیں — کہ نا اُمیدوں کو اُمیدوار کرتے ہیں
جما کے دل میں صفیں حسرت و تمنا کی — نگاہِ لطف کا ہم انتظار کرتے ہیں
مجھے فسردگیٔ بخت کا اَلم کیا ہو — وہ ایک دم میں خزاں کو بہار کرتے ہیں
اشارہ کردو تو بادِ خلاف کے جھونکے — ابھی ہمارے سفینے کو پار کرتے ہیں
تمہارے در کے گداؤں کی شان عالی ہے — وہ جس کو چاہتے ہیں تاجدار کرتے ہیں
تمام خلق کو منظور ہے رضا جن کی — رضا حضور کی وہ اختیار کرتے ہیں
ہمائی پشت نہ کعبہ کی ان کے گھر کی طرف — جنھیں خبر ہے وہ ایسا وقار کرتے ہیں
تمہارے ہجر کے صدموں کی تاب کس کو ہے — یہ چوبِ خشک کو بھی بے قرار کرتے ہیں
حسنؔ کی جان ہو اس وسعتِ کرم پہ نثار — جو دم میں آگ کو باغ و بہار کرتے ہیں

(مولانا حسنؔ رضا)

تری گلی میں

کس چیز کی کمی ہے مولیٰ تری گلی میں — دنیا تری گلی میں عقبیٰ تری گلی میں
دیوانگی پہ میری ہنستے ہیں عقل والے — رستہ تری گلی کا پوچھا تری گلی میں
سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے — دیکھا نہیں کسی دن سایا تری گلی میں

کس طرح پاؤں رکھے یاں صاحبِ بصیرت
آنکھیں بچھی ہوئی ہیں ہر جا تری گلی میں

موت و حیات میری دونوں ترے لئے ہیں
مرنا تری گلی میں جینا تری گلی میں

دیوانہ کر دیا ہے دیوانہ ہو گیا ہوں
دیکھا ہے میں نے ایسا جلوہ تری گلی میں

امجد کو آج تک ہم ادنیٰ سمجھ رہے تھے
لیکن مقام اس کا پایا تری گلی میں

سُبحانَ اللّٰہ

اے نامِ محمّد صَلِّ عَلیٰ سُبحانَ اللّٰہ سُبحانَ اللّٰہ
دی جس نے ہمارے دِل کو جلا سُبحانَ اللّٰہ سُبحانَ اللّٰہ

گیسو وَالَّیل اِذَا یَغشٰی یٰسٓ جبیں عارض طٰہٰ
مازاغ کا آنکھوں میں سرمہ سُبحانَ اللّٰہ سُبحانَ اللّٰہ

تنویر ہے قلبِ فطرت کی تفسیر ہے رازِ وحدت کی
وہ پیکرِ نوری صَلِّ عَلیٰ سُبحانَ اللّٰہ سُبحانَ اللّٰہ

قرآن اُٹھا کر دیکھ ذرا معلوم تجھے ہو جائے گا
ہے قولِ محمّد قولِ خدا سُبحانَ اللّٰہ سُبحانَ اللّٰہ

جب پایا اشارا انگلی کا دو ٹکڑے فلک پر چاند ہوا
ڈوبا ہوا سورج بھی پلٹا سُبحانَ اللّٰہ سُبحانَ اللّٰہ

ہے قول خدا کے جن و بشر اِنَّا اَعطَینٰکَ الکَوثَر

رب نے جو دیا کثرت سے دیا سُبحان اللہ سُبحان اللہ

معراج کی شب معلوم ہوا عالم کو تری رفعت کا پتہ
ہے قدموں کے نیچے عرشِ علیٰ سُبحان اللہ سُبحان اللہ

خالق بھی ساتھ فرشتوں کے خود بھیجے درودوں کے تحفے
یہ شان ہے یہ رتبہ ہے ترا سُبحان اللہ سُبحان اللہ

پتھر تھے بندھے بالائے شکم بوسیدہ قبا تھی زیب بدن
شاہنشہِ عالم کی یہ ادا سُبحان اللہ سُبحان اللہ

ہم رات کو شب بھر سوتے ہیں امّت کے وہ غم میں روتے ہیں
ہم جرم کریں وہ عفو و عطا سُبحان اللہ سُبحان اللہ

اعمال نہ دیکھے یہ دیکھا محبوب کے کوچے کا ہے گدا
مولا نے مجھے یوں بخش دیا سُبحان اللہ سُبحان اللہ

جب میں نے سنائی نعتِ نبیؐ سُن ہو گیا نجدی سنتے ہی
سنّی نے سنا سنکر یہ کہا سُبحان اللہ سُبحان اللہ

(گلدستۂ معراج)

شانِ اہلبیت

باغِ جنّت کے ہیں بہرِ مدح خوانِ اہلبیت
تم کو مژدہ نار کا اے دشمنانِ اہلبیت

کس زباں سے ہو بیانِ عزّ و شانِ اہلبیت

مدح خوانِ مصطفےٰؐ ہے مدح خوانِ اہلبیت
ان کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلبیت
مصطفےٰ عزت بڑھانے کے لئے تعظیم دیں
ہے بلند اقبال تیرا دودمانِ اہلبیت
ان کے گھر میں بے اجازت جبرائیل آتے نہیں
قدر والے جانتے ہیں قدر و شانِ اہلبیت
رزم کا میداں بنا ہے جلوہ گاہِ حسن و عشق
کربلا میں ہو رہا ہے امتحانِ اہلبیت
حوریں کرتی ہیں عروسانِ شہادت کا سنگھار
خوبرو دولھا بنا ہے ہر جوانِ اہلبیت
جمعے کا دن ہے کتابیں زیست کی طے کرکے آج
کھیلتے ہیں جان پر شہزادگانِ اہلبیت
اے شبابِ فصلِ گل یہ چل گئی کیسی ہوا
کٹ رہا ہے لہلہاتا بوستانِ اہلبیت
کس شقی کی ہے حکومت ہائے کیا اندھیر ہے
دن دہاڑے لٹ رہا ہے کاروانِ اہلبیت
خشک ہو جا خاک ہو کر خاک میں مل جا فرات
خاک تجھ پر دیکھ تو سوکھی زبانِ اہلبیت

تیری قدرت جانور تک آب سے سیراب ہوں
پیاس کی شدّت سے تڑپے بےزبانِ اہلبیت

فاطمہؓ کے لاڈلے کا آخری دیدار ہے
حشر کا ہنگامہ برپا ہے میانِ اہلبیت

وقتِ رخصت کہہ رہا ہے خاک میں ملتا سہاگ
لو سلامِ آخری اے بیوگانِ اہلبیت

اس مزے کی لذّتیں ہیں آبِ تیغِ یار میں
خاک و خوں میں لوٹتے ہیں تشنگانِ اہلبیت

باغِ جنّت چھوڑ کر آئے ہیں محبوبِ خدا
اے زہے قسمت تمہاری کشتگانِ اہلبیت

گھر لٹانا جان دینا کوئی تجھ سے سیکھ جائے
جانِ عالم ہو فدا اے کاروانِ اہلبیت

دولت دیدار پائی پاک جانیں بیچ کر
کربلا میں خوب ہی چمکی دکانِ اہلبیت

زخم کھانے کو تو آبِ تیغ پینے کو دیا
خوب دعوت کی بلا کر دشمنانِ اہلبیت

اہلِ بیتِ پاک سے گستاخیاں بے باکیاں
لعنۃ اللہِ علیکم دشمنانِ اہلبیت

بےادب گستاخ فرقے کو سنا دے اے حسنؔ ٭ یوں کہا کرتے ہیں سنّی داستانِ اہلبیت

رہے بول بالا تمہارا

پڑھا ہے زبانوں نے کلمہ تمہارا
ہے سنگ و شجر میں بھی چرچا تمہارا

تر خدا کی یہ پیاری پیاری صدا ہے
کہ ہوگا قیامت میں چاہا تمہارا

رَفَعنا کا جلوہ دِکھانے کو حق نے
لکھا عرش پر نام والا تمہارا

اذانوں میں خطبوں میں شادی و غم میں
غرض ذکر ہوتا ہے ہر جا تمہارا

بھرے اس میں اسرارِ علم دو عالم
کشادہ کیا حق نے سینا تمہارا

کسی جا ہے طٰہٰ و یٰسین کہیں ہے
لقب ہے سراجاً منیرا تمہارا

بسے حق کے دیدار کی آرزو ہو
وہ دیکھے مری جان چہرا تمہارا

دلِ پاک بیدار اور چشم خفتہ
نرالا تھا عالم میں سونا تمہارا

صحابہؓ سی تقدیر والوں کے قرباں
ہے پایا جنہوں نے زمانا تمہارا

غریبو سوائے درِ مصطفےٰ کے
کہیں بھی نہ ہوگا ٹھکانا تمہارا

عرب والے پھیرا ہماری طرف بھی
ہے ہر سمت رحمت کا دورا تمہارا

مطالب کا قبلہ ہے گر سبز گنبد
مقاصد کا کعبہ ہے روضا تمہارا

سوائے درِ پاک کے میرے داتا
بتاؤ کہاں جائے منگتا تمہارا

کیا حق نے بحرِ کمالات تم کو
نہ پایا کسی نے کنارا تمہارا

بحکمِ خدا تم ہو موجود ہر جا
بظاہر ہے طیبہ ٹھکانا تمہارا

کیا تم کو نورِ مجسم خدا نے
زمیں پر نہیں پڑتا سایا تمہارا

خدا نے کیا اپنے پیارے سے وعدہ
وہ پیارا ہمارا جو پیارا تمہارا

صدا دیتے آتے ہیں منگتے ہزاروں
کہ داتا رہے بول بالا تمہارا

جلیں منکرینِ قیامِ ولادت
رہے گا ابد تک یہ چرچا تمہارا

بناتے ہو شرک اور ہوتے ہو شامل
یہ ہے بے حیائی کا آنا تمہارا

جمیلؔ اب تو خوش ہو ندا آ رہی ہے
کہ مقبول ہو یہ قصیدہ تمہارا

دامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہر شے میں ہے نورِ رخِ تابانِ محمد
ہر پھول میں خوشبوئے گلستانِ محمد

اللہ نے محبوب کو بے مثل بنایا
ممکن ہی نہیں ہو کوئی ہمشانِ محمد

آ سکتا ہے کب ہم سے گنواروں کو ادب وہ
جیسا کہ ادب کرتے تھے یارانِ محمد

وہ دل ہی نہیں جو نہ جھکے سوئے مدینہ
وہ سر ہی نہیں جو نہ ہو قربانِ محمد

اعدا کی شقاوت کہ ہوئے آپ کے منکر
اور سنگ و شجر تابعِ فرمانِ محمد

محبوبِ خدا حاکمِ مخلوقِ الٰہی
مخلوقِ خدا تابعِ فرمانِ محمد

تفسیر نے لَوْلَاكَ لَمَا کی یہ پکارا
وہ کون ہے جس پر نہیں احسانِ محمد

عشاق سمجھتے ہیں اسے گلشنِ جنت
کہتے ہیں جسے لوگ بیابانِ محمد

چلتا ہے جو زائر تو یہ کہتے ہیں فرشتے
دیکھو وہ چلا آتا ہے مہمانِ محمد

شیروں پہ شرف رکھتے ہیں دربار کے کتے
شاہوں سے بھی بڑھ کر ہیں گدایانِ محمد

کیا پوچھتے ہو مجھ سے نکیرین لحد میں — لو دیکھ لو دل چیر کے ارمانِ محمدؐ
قیدی کو چھڑا دیتا ہے اِک اُنکا اشارہ — مجرم کو چھپا لیتا ہے دامانِ محمدؐ
ہم جائیں گے فردوس میں رضواں سے یہ کہکر — روکو نہ ہمیں ہم ہیں غلامانِ محمدؐ
توصیف و ثنا لکھے جمیلِ رضوی کیا
جب صانع مطلق ہے ثنا خوانِ محمدؐ

(مولانا جمیل الرحمٰن رضوی)

جلوہ محمدؐ کا

ہمارے دل کے آئینے میں ہے جلوہ محمدؐ کا — ہماری آنکھ کی پتلی میں ہے جلوہ محمدؐ کا
ندا ہوگی یہ محشر میں گنہ گارو نہ گھبراؤ — وہ دیکھو ابرِ رحمت جھوم کے اُٹھا محمدؐ کا
خدا کے سامنے پیشی ہوئی جبدم تو کہدونگا — بُرا ہوں یا بھلا لیکن ہوں میں بندہ محمدؐ کا
کوئی جائیگا دوزخ کو کوئی جنّت میں جائیگا — مدینے کی طرف دوڑے گا دیوانہ محمدؐ کا
ہُو المعطی و اِنّی قاسمؐ سے صاف ظاہر ہے — بٹے گا حشر تک کونین میں باڑا محمدؐ کا
جمیلِ قادری مشکل ہے مدحت ختم کر اِس پر
کہ حق کے بعد بالا سب سے ہے رتبہ محمدؐ کا

ثنا خوانِ رسول

شکر تیرا ہو سکے کس طرح رحمٰن رسول — مجھ سے عاصی کو کیا تو نے ثنا خوانِ رسول

یا الٰہی عشقِ مولیٰ میں مجھے ایسا گما — تا ابد نکلے نہ میرے دل سے ارمانِ رسول

امر ان کا امرِ رب ہے نہی ان کی نہی رب — وہ ہے فرمانِ الٰہی جو ہے فرمانِ رسول

انکے در سے بھیک پاتے ہیں سلاطینِ جہاں — بادشاہانِ زمانہ ہیں گدایانِ رسول

ایک ہم ہیں جو فراق و ہجر میں تڑپا کریں — ایک وہ ہیں جو ہیں قسمت سے دربانِ رسول

چل دیئے جو روضۂ شہ کی زیارت کے لئے — ہو گئے گھر سے نکلتے ہی وہ مہمانِ رسول

ہے بیابانِ مدینہ جانِ اہلِ خلد کی — آبرو دے جنۃ الماویٰ گلستانِ رسول

سوف یعطیک فترضیٰ مہر ہے اس بات پر — خلد میں بے شبہ جائیں گے گدایانِ رسول

اس طرح آئیں گے اُن کے نام لیوا حشر میں — لب پہ ہوگا نامِ حق ہاتھوں میں دامانِ رسول

یا الٰہی آفتابِ حشر جب تیزی دکھائے — سایہ گستر ہو گنہگاروں پہ دامانِ رسول

کربلا والوں کا صدقہ شاہِ جیلاں کا طفیل — عاصیوں کے جرم دھو دے چشمِ گریانِ رسول

انکے قدموں پر کئے قربان اپنے جان و مال — آفریں صد آفریں اے جاں نثارانِ رسول

منکرانِ مجلسِ میلاد سے کہہ دے کوئی — محفلِ اقدس میں آکر دیکھ لیں شانِ رسول

جس طرح واصف ہے دنیا میں جمیلؔ قادری
حشر میں بھی ہو یونہی یارب ثنا خوانِ رسول

ہرنی پکاری یارسول ﷺ

ایسی قدرت نے تری صورت سنواری یارسول
دونوں عالم کو ہوئی یہ شکل پیاری یارسول

اے تری رفعت کہ تیرے رب نے کی تجھ کو عطا
تاجدارانِ جہاں کی تاجداری یارسول

ہے کہاں مادر کو الفت اس قدر فرزند سے
تجھکو ہے امت کی جیسی پاسداری یارسول

خوابِ غفلت میں پڑے دن رات ہم سوتے رہے
تم نے کی غم میں ہمارے اشکباری یارسول

عاصیوں کی ملحدوں کی مشرک و کفار کی
تم نے کی دنیا میں سب کی پردہ داری یارسول

اس کو کہتے ہیں محبت حیدرِ کرار نے
تیرے سونے پر نمازِ عصر واری یارسول

شانِ رحمت جوش میں آئی چھڑایا قید سے
بیکلی کے ساتھ جب ہرنی پکاری یارسول

کوئی بھی دنیا و عقبیٰ میں نہیں پرسانِ حال
آس ہے ہم عاصیوں کو بس تمہاری یارسول

ہے فقط اتنی تمنائے جمیلِ قادری
ہو تری خالص محبت دل میں ساری یارسول

ہمارا نبی ﷺ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی

ں کو نمایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس — ہے وہ سلطانِ والا ہمارا نبی
ں کے تلووں کا دھووَن ہے آبِ حیات — ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی
خلق سے اولیا، اولیا سے رُسل — اور رسولوں سے اعلےٰ ہمارا نبی
ملک کونین میں انبیا تاج دار — تاج داروں کا آقا ہمارا نبی
ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو — حسن نمکین والا ہمارا نبی
س کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل — ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی
سارے اونچوں سے اونچا سمجھیے جسے — ہے اُس اونچے سے اونچا ہمارا نبی
جس نے مُردہ دِلوں کو دی عمرِ ابد — ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی

غمزدوں کو رضاؔ مژدہ دیجیے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی

بولے بالا نور کا

ہ طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا — صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا
باغِ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا — مست بُو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا
رہویں کے چاند کا مُجرا ہے سجدا نور کا — بارہ بُرجوں سے جھکا اک اک ستارا نور کا
ن کے قصرِ قدر سے خُلد ایک کمرا نور کا — سدرہ پائیں باغ میں ننھا سا پودا نور کا
عرش بھی فردوس بھی اِس شاہ والا نور کا — تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا
ربوں کا دَور تھا، دِل جل رہا تھا نور کا — بخت جاگا نور کا، چمکا ستارا نور کا

تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا
بخت جاگا نور کا، چمکا ستارا نور کا

میں گدا، تو بادشہ، بھر دے پیالہ نور کا
نور دن دونا ترا، دے ڈال صدقہ نور کا

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

آبِ زر بنتا ہے عارض پر پسینہ نور کا
مصحفِ اعجاز پر چڑھتا ہے سونا نور کا

شمع دل، مشکوٰۃ تن، سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا

تیرے آگے خاک پر جھکتا ہے ماتھا نور کا
نور نے پایا ترے سجدے سے ماتھا نور کا

تو ہے سایہ نور کا، ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا
نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

ایک سینہ تک مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک
حسن سبطین ان کے جاموں میں ہے نیما نور کا

صاف شکلِ پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں
خطِ توام میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا
ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا

وضع واضع میں تری صورت ہے معنٰی نور کا
یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

انبیا اجزا ہیں تو بالکل ہے جملہ نور کا
اس علاقہ سے ہے ان پر نام سچا نور کا

یہ جو مہر و مہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا
بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور کا

سرمگیں آنکھیں حریم حق کے وہ مشکیں غزال
ہے فضائے لامکاں تک جن کا رمنا نور کا

ذرے مہرِ قدس تک تیرے توسط سے گئے
حدِ اوسط نے کیا صغریٰ کو کبریٰ نور کا

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

ک گیسو ہ دہن ی ابرو آنکھیں ع ص
کٓھٰیٰعٓصٓ ان کا ہے چہرا نور کا

اے رضا یہ احمدِ نوری کا فیضِ نور ہے
ہو گئی تیری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا
اعلحضرتؒ

رحمت کا بادل گِھر گیا

بندہ ملنے کو قریبِ حضرتِ قادر گیا
لمعۂ باطن میں گمنے جلوۂ ظاہر گیا

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا اُلٹے قدم
تیری اُنگلی اُٹھ گئی مہ کا کلیجہ چِر گیا

بڑھ چلی تیری ضیا اندھیرے عالم سے گھٹا
کھُل گیا گیسو ترا، رحمت کا بادل گِھر گیا

تیری رحمت سے صفی اللہ کا بیڑا پار تھا
تیری برکت سے نجی اللہ کا بجرا تر گیا

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کر گر گیا

میں ترے ہاتھوں کے صدقے کیسی کنکریاں تھیں وہ
جن سے اتنے کافروں کا دفعۃً منہ پھر گیا

کیوں جنابِ بوہریرہؓ تھا وہ کیسا جامِ شِیر
جس سے ستّر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا

خو کہ اس در کا ہوا خلقِ خدا اس کی ہوئی
جو کہ اس در سے پھرا اللہ اس سے پھر گیا

ٹھوکریں کھاتے پھروگے ان کے در پر پڑ رہو
قافلہ تو اے رضا اوّل گیا آخر گیا

ماہِ عرب

ب تجھے خالق نے طرحدار بنایا
یوسف کو ترا طالبِ دیدار بنایا

ے نظمِ رسالت کے چمکتے ہوئے مقطع
تو نے ہی اسے مطلعِ انوار بنایا

کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر
کونین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا

نجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے
محبوب کیا مالک و مختار بنایا

ے ماہِ عرب مہرِ عجم میں ترے صدقے
ظلمت نے مرے دن کو شبِ تار بنایا

للہ کرم میرے بھی ویرانۂ دل پر
صحرا کو ترے حسن نے گلزار بنایا

ے یار و مددگار جنھیں کوئی نہ پوچھے
کسوں کا تمہیں یار و مددگار بنایا

ر بات بداعمالیوں سے میں نے بگاڑی
اور تم نے مری بگڑی کو ہر بار بنایا

عالم کے سلاطین بھکاری ہیں بھکاری
سرکار بنایا تمہیں سرکار بنایا

ان ہاتھوں کا جلوہ تھا لئے حضرتِ موسیٰ
جس نے یدِ بیضا کو ضیا بار بنایا

ان کے لبِ رنگیں کی نچھاور تھی وہ جس نے
پتھر میں حسنِ لعلِ پُر انوار بنایا

مدینے کی گلیاں

مرا مدعا ہیں مدینے کی گلیاں   مری رہ نما ہیں مدینے کی گلیاں
کہاں ایسی ہوتی ہیں پھولوں کی کلیاں   بہت خوشنما ہیں مدینے کی گلیاں
وہ عالم کہ بس چلتے پھرتے ہی رہیے   عجب دلربا ہیں مدینے کی گلیاں
سکوں اور راحت ہے ہر ہر قدم پر   دلوں کی دوا ہیں مدینے کی گلیاں
بہارِ گلِ باغِ جنت یہیں ہے   بڑی پُر فضا ہیں مدینے کی گلیاں
ہدایت کے چشمے جہاں سے ہیں جاری   وہ بحرِ عطا ہیں مدینے کی گلیاں
وہ آرام جنت میں ملتا ہو شاید   جو راحت فضا ہیں مدینے کی گلیاں
سمجھتے ہیں یہ راز اہلِ معانی   دلِ باصفا ہیں مدینے کی گلیاں
جو درکار صحت ہو حاضر یہاں ہو   مریضو دوا ہیں مدینے کی گلیاں
یہاں جو ہیں ساکن وہ بیمار کیوں ہوں   کہ دارالشفا ہیں مدینے کی گلیاں
خدا اور خدا کا نبی جانتا ہے   کہ در اصل کیا ہیں مدینے کی گلیاں

کرو دیدہ و دل کو روشن حمید
اگر دیکھنا ہیں مدینے کی گلیاں

(زائرِ حرم

مہمانیاں

مدینہ ہے اور جلوہ سامانیاں ہیں — حبیبِ دو عالم کی مہمانیاں ہیں
اِدھر عاصیوں کی پشیمانیاں ہیں — اُدھر رحمتوں کی فراوانیاں ہیں
تصدق ہوں اے قبۂ نور تجھ پہ — عجب تیرے جلووں کی تابانیاں ہیں
نگاہوں کی فردوس ہے بزمِ طیبہ — جدھر دیکھئے جلوہ سامانیاں ہیں
حریمِ رسالت کا فیضان ہے یہ — پریشانیاں ہیں نہ حیرانیاں ہیں
شبِ قدر ہو یا فروغِ سحر ہو — یہ سب تیرے جلووں کی تابانیاں ہیں
میسّر ہیں جن کو ترے دَر کے جلوے — انھیں کی سرافراز پیشانیاں ہیں
مدینہ کہاں اور کہاں میری قسمت — تری رحمتوں کی فراوانیاں ہیں

حمیدؔ ان کی رنگینیاں کوئی دیکھے
یہ اشعار ہیں یا گل افشانیاں ہیں

زائرِ حرم

غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ

تُو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تُو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

ہم بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا
کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجا تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا
تو حسینی حسنی کیوں نہ محی الدین ہو
اے خضر مجمع بحرین ہے چشمہ تیرا
کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابی القاسم ہے
کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا
نبوی مینھ، علوی فصل، بتولی گلشن
حسنی پھول، حسینی ہے مہکنا تیرا
نبوی ظل، علوی برج، بتولی منزل
حسنی چاند، حسینی ہے اجالا تیرا
جو ولی قبل تھے، یا بعد ہوئے، یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا
سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبہ کا طواف
کعبہ کرتا ہے طواف در والا تیرا
راج کس شہر میں کرتے نہیں تیرے خدام
باج کس نہر سے لیتا نہیں دریا تیرا
سکر کے جوش میں جو ہیں وہ تجھے کیا جانیں

خضر کے ہوش سے پوچھے کوئی رتبہ تیرا
عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا
ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا
مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
تو گھٹانے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا
کنجیاں دل کی خدا نے تجھے دیں ایسا کر
کہ یہ سینہ ہو محبت کا خزینہ تیرا
دل ہے کندہ ہو ترا نام تو وہ دزد رجیم
الٹے ہی پاؤں پھرے دیکھ کے طغرا تیرا
عرض احوال کی آنکھوں میں کہاں تاب مگر
آنکھیں تکتی ہیں لیے ابر کرم رستا تیرا
تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے ہے مجھکو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا
اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹہ تیرا

بد سہی چور سہی مجرم و ناکارہ سہی
اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا

تیری عزت کے نثار اے مری غیرت والے
آہ صد آہ کہ یوں خوار ہو بردہ تیرا

اے رضا یوں نہ بلک تو نہیں جید تو نہ ہو
سید جید ہر دہر ہے مولیٰ تیرا

غوث الاعظم

تری مدح خواں ہر زباں غوث اعظم ... ترا نام مومن کی جاں غوث اعظم

پناہِ غریباں تری ذات والا ... ترا گھر ہے دارالاماں غوث اعظم

زمانہ نہ کیوں کر ہو دشمن کہ تم نے ... بچھایا ہے رحمت کا خواں غوث اعظم

جسے شک ہو وہ حضرت سے پوچھ دیکھے ... تری مجلسوں کا سماں غوث اعظم

ترے جدِ امجد ہیں نورِ الٰہی ... ہے نوری ترا خانداں غوث اعظم

تمہاری ولایت سیادت کرم کا ... ہوا شور تا لامکاں غوث اعظم

ترے وعظ میں آ کے شاہِ عرب نے ... بڑھائی تری عزّ و شاں غوث اعظم

کریں جبہہ سائی جہاں تاج والے ... وہ ہے آپ کا آستاں غوث اعظم

ملے گی ہمیں تیرے دامن کے نیچے ... دو عالم میں امن و اماں غوث اعظم

دو عالم میں ہے کون حامی ہمارا
یہاں غوث اعظم وہاں غوث اعظم
ذرا صدق دل سے پکارو تو اُن کو
ابھی جلوہ گر ہوں یہاں غوث اعظم

جمیلؔ اب ہو ساکت مقام ادب ہے
کہاں تیرا منہ اور کہاں غوث اعظم

لوری

اَللہ اَللہ اَللہُ لَآ اِلٰہَ اِلّا ھُو

آمنہ بی بی کے گلشن میں آئی ہے تازہ بہار
پڑھتے ہیں صلی اللہ وسلم آج در و دیوار
نبی جی اللہ اللہ اَللہُ لَآ اِلٰہَ اِلّا ھُو

بارہ ربیع الاول کو وہ آیا دُرِّ یتیم
ماہ نبوت مہر رسالت صاحب خلقِ عظیم
نبی جی اَللہ اللہ اَللہُ لَآ اِلٰہَ اِلّا ھُو

آیا والی دو جگ کا اور اللہ کا مقبول
شافع محشر، ساقی کوثر، پیارا محمد رسول
نبی جی اَللہ اَللہ اَللہُ لَآ اِلٰہَ اِلّا ھُو

حامد و محمود اور محمد دو جگ کا سردار
جان سے پیارا، راج دلارا، رحمت کی سرکار
نبی جی اَللہ اَللہ اَللہُ لَآ اِلٰہَ اِلّا ھُو

یٰسین و طٰہٰ کملی والا قرآں کی تفسیر
حاضر و ناظر شاہد و قاسم آیا سراجِ منیر
نبی جی اَللہ اَللہ اَللہُ لَآ اِلٰہَ اِلّا ھُو

اول و آخر سب کچھ جانے دیکھے بعید و قریب
غیب کی خبریں دینے والا اللہ کا وہ حبیب

نبی جی اللہ اللہ لا الٰہ الا ھو

درد مندوں کی سننے والا بے کس کا غمخوار — دُکھیا لوگوں کا ہے وہ سہارا حامی روزِ شمار
نبی جی اللہ اللہ اللہ لا الٰہ الا ھو

حسن سراپا ذات کا مظہر، اللہ کی برہان — محسن اعظم، رحمت عالم، ہے وہ ایمان کی جان
نبی جی اللہ اللہ اللہ لا الٰہ الا ھو

سب سے اکرم، سب سے اشرف سب سے ہے وہ اعلیٰ — مالکِ جنت، قاسم نعمت سب سے ہے وہ بالا
نبی جی اللہ اللہ اللہ لا الٰہ الا ھو

دور بلائیں کرنے والا، اُمت کا غم خوار — حافظ و حامی، شافع و نافع رحمت کی سرکار
نبی جی اللہ اللہ اللہ لا الٰہ الا ھو

سید مکی شاہ مدینہ پیارے نبی جی آئے — چھین لیا دل موہن نے چاند سا مکھڑا دکھائے
نبی جی اللہ اللہ اللہ لا الٰہ الا ھو

بہر سلامی سارے فرشتے آسمانوں سے آئے — صبح ولادت پیارے نبی پر صلوٰۃ و سلام پہنچائے
نبی جی اللہ اللہ اللہ لا الٰہ الا ھو

پیاری صورت ہنستا چہرہ منہ سے جھڑتے پھول — نور کا پتلا، چاند سے اُجلا، حق کا پیارا رسول
نبی جی اللہ اللہ اللہ لا الٰہ الا ھو

کفر و شرک کی کالی گھٹائیں ہو گئیں ساری دور — مشرق و مغرب دُنیا اندر ہو گیا نور ہی نور
نبی جی اللہ اللہ اللہ لا الٰہ الا ھو

جبریل آئے جھولا جھلانے لوری دے ذیشان — سو جا سو جا رحمت عالم دو جگ کے سلطان
نبی جی اللہ اللہ اللہ لا الٰہ الا ھو

تیرے بغیر

بگڑے ہوؤں کو کس نے سنوارا ترے بغیر — ڈوبے ہوؤں کو کس نے ابھارا ترے بغیر

اک ایک کرکے دیکھ لئے چارہ گر مگر — کیا ہوگا میرے درد کا چارا ترے بغیر

آخر کہیں تو کس سے کہیں داستانِ غم — دنیا میں ہے بھی کون ہمارا ترے بغیر

گر راحتوں میں یاد تری حرزِ جاں رہی — مشکل میں ہم نے کس کو پکارا ترے بغیر

ہر جزوِ کائنات کو ہے تیری احتیاج — ہوتا نہیں کسی کا گزارا ترے بغیر

انسانیت کو درس ملا تیری ذات سے — بے نور تھا خرد کا ستارا ترے بغیر

اہلِ عمل تو دادِ عمل سے ہیں مطمئن — اعظم کو کون دے گا سہارا ترے بغیر

سایہ ہو نہیں سکتا

بڑے اچھوں سے اچھا تجھ سے اچھا ہو نہیں سکتا — بڑے اونچوں سے اونچا تجھ سے اونچا ہو نہیں سکتا

تو وہ محبوب ہے جس کو بنا کر خود خدا کہہ دے — کہ اب تجھ سا حسیں دنیا میں پیدا ہو نہیں سکتا

خدا یکتا الوہیت میں، تو یکتا رسالت میں — کسی کو اب نبی ہونے کا دعوا ہو نہیں سکتا

تمہارے جسمِ اطہر کی لطافت ہی بتاتی ہے — کہ ایسی ذاتِ لاثانی کا سایا ہو نہیں سکتا

کسی نے تجھ کو ہو سکتا ہے اپنا سا ہی جانا ہو — مگر اہلِ نظر کو تو یہ دھوکا ہو نہیں سکتا

خدا نے تم کو مختارِ دو عالم کرکے بھیجا ہے — جو تم چاہو تو اے جانِ جہاں کیا ہو نہیں سکتا

(اعظم چشتی)

روضہ کی جالی

ہو سامنے روضے کی جالی وہ دن وہ مہینہ آجائے
یا قلب مدینے جا پہنچے یا دل میں مدینہ آجائے
ہو جائیں ہمارے دل روشن چمکر ہوں ہمارے نورانی
اس نور کے سینے کا جلوہ جب سینہ بسینہ آجائے
سرکار بلائیں ہم جائیں پھر اپنا نصیبہ کھل جائے
جھک جائیں عقیدت کی نظریں جب سامنے روضہ آجائے
نہ مال و زر کی خواہش ہے نہ حاجت دنیا ہے مجھکو
بس سامنے میری نظروں کے سلطان مدینہ آجائے
احسان کی بگڑی بن جائے مشکل نہ رہے کچھ غم نہ رہے
رحمت کا اشارا ہو جائے رحمت کا خزینہ آجائے

محمدؐ نام صلی اللہ علیہ وسلم

میم سے ہیں محبوب وہ رب کے ‏ ‏ ‏ حے سے حاکم عجم و عرب کے
دوسری میم سے مالک سب کے ‏ ‏ ‏ دال سے داتا دونوں جہاں کے
جُود ہے اُن کا عام

میم مئے توحید پلائے ‏ ‏ ‏ حے پھر آ کے حق سے مِلائے
دوسری میم مُراد دِلائے ‏ ‏ ‏ دال بچا کر دوزخ سے
فردوس کا دے پیغام

میم سے ہیں ہر دُکھ کے مداوا ‏ ‏ ‏ حے حامیٔ ہر بے چارہ
دوسری میم یتیم کی ملجا ‏ ‏ ‏ اور یہ دال محمدؐ والی
دُور کرے آلام

میم محبت کی مے لایا ‏ ‏ ‏ حے نے حق کا جام پلایا
دوسری میم نے مست بنایا ‏ ‏ ‏ دال سے دل میں بشیر کے ان کی
یاد ہے صبح و شام

شہد سے میٹھا محمدؐ نام

پیارا خدا کا

یہ اکرام ہے مصطفیٰ پر خدا کا — کہ سب کچھ خدا کا ہوا مصطفیٰ کا
یہ بیٹھا ہے سکہ تمہاری عطا کا — کبھی ہاتھ اُٹھنے نہ پایا گدا کا
جو بندہ خدا کا وہ بندہ تمہارا — جو بندہ تمہارا وہ بندہ خدا کا
ترا نام لے کر جو مانگے وہ پائے — ترا نام لیوا ہے پیارا خدا کا
اذاں کیا جہاں دیکھو ایمان والو — پس ذکر حق ذکر ہے مصطفیٰ کا
کہ پہلے زباں حمد سے پاک ہو لے — تو پھر نام لے وہ حبیب خدا کا
ترے پاؤں نے سربلندی وہ پائی — بنا تاجِ سر عرش ربِّ عُلا کا
ترے رتبہ میں جس نے چون و چرا کی — نہ سمجھا وہ بدبخت رتبہ خدا کا
نہ کیونکر ہو اس ہاتھ میں سب خدائی — کہ یہ ہاتھ تو ہاتھ ہے کبریا کا
جہاں ہاتھ پھیلا دے منگتا بھکاری — وہی در ہے داتا کی دولت سرا کا

بھلا ہے حسنؔ کا جناب رضا کا
بھلا ہو الٰہی جناب رضا کا

(مولانا حسنؔ رضا صاحب)

کربلا والے

اپنے وعدے کو وفا کرنے وفا والے چلے
آہ طیبہ سے ہمیشہ کو خدا والے چلے
جان دینے صدق پر صدق و وفا والے چلے
راہ حق میں سر کٹانے کربلا والے چلے
فاقہ کش مہماں چلے صبر و رضا والے چلے

آہ کس دل سے کوئی دیکھے نبی زادوں کا حال
پیاس سے سوکھی زبانیں بھوک سے چہرے نڈھال
خاک و خوں میں مل رہے ہیں فاطمہ کے نونہال
قتل پیاسے ہو رہے ہیں ساقی کوثر کے لال
خشک لب، تشنہ دہن، آب بقا والے چلے

جھوم کر خیمہ سے نکلے جگمگاتے دو ہلال
دل میں حلم مصطفائی حیدری رخ پر جلال
مینھ کی صورت لشکر اعدا پہ برسے گا زوال
جان ماموں پر فدا کرنے بڑھے زینب کے لال
ہاشمی زلفوں کی منڈلاتی گھٹا والے چلے

دیکھ کر اہل حرم کا حال گم ہوتے ہیں ہوش
سر کھلے نیچی نگاہیں گردنیں خم لب خموش
زینب غمگیں کے اشکوں سے یہ اٹھتا ہے خروش
المدد بطحے نگر کے کملی والے پردہ پوش
بے ردا ہو کر ردائے ھل اتیٰ والے چلے

رحمتِ دارین

اے خاور حجاز کے رخشندہ آفتاب
صبح ازل ہے تیری تجلی سے فیضیاب
چوما ہے قدسیوں نے تری آستانے کو
تھامی ہے آسماں نے جھک کر تری رکاب

شایاں ہے تجھ کو سرورِ کونین کا لقب
نازاں ہے تجھ پہ رحمتِ دارین کا خطاب

برسا ہے شرق و غرب پہ ابرِ کرم ترا
آدم کی نسل پر تری احساں ہیں بیحساب

پیدا ہوئی نہ تیری مواخات کی نظیر
لایا نہ کوئی تیری مساوات کا جواب

خیر البشر ہے تو، تو ہے خیر الامم وہ قوم
جس کو ہے تیری ذاتِ گرامی سے انتساب

لیکن یہ قوم آج زمانہ میں ہے ذلیل
حالانکہ تھی تمام زمانے کا انتخاب

مغرب کی دستبرد سے مشرق ہوا تباہ
ایماں کا خانہ کفر کے ہاتھوں ہوا خراب

دنیا کے گوشے گوشے میں ہے گرچہ آجکل
امت تری رہین ستم ہائے بیحساب

پھر بھی ہے اس کو لاج تری نام پاک کی
پروانہ وار جس پہ تصدق ہیں شیخ شاب

ہے ان کے ایک ہاتھ میں سیفِ یداللہی
اور دوسرے میں ہے تری لائی ہوئی کتاب

(مولانا ظفر علی خاں)

پھر کیا کروگے

درِ مصطفےٰ سے پرے ہٹنے والو ہوا نہ گذارا تو پھر کیا کروگے
کوئی بھی اگر نہ ہوا دو جہاں میں وسیلہ تمہارا تو پھر کیا کروگے
نبی جی کی تعظیم سے روکتے ہو صلوٰۃ اور تسلیم سے روکتے ہو
یہ حرکت تمھاری رسولِ خدا کو ہوئی نہ گوارا تو پھر کیا کروگے
نبی جی کی تعظیم و توقیر بیشک بحکم خدا مومنوں پر ہے واجب
مگر شرک کہکر جہنم ٹھکانا ہوا جو تمہارا تو پھر کیا کروگے

سب کے مطلوب کا محبوب ہے مطلوب ہے تو — اللہ اللہ رے تری شان مدینے والے
تیرا در چھوڑ کے جاؤں تو کہاں جاؤں — میرے آقا مرے سلطان مدینے والے
بھر دے بھر دے مرے داتا مری جھولی بھر دے — اب نہ رکھ بے سر و سامان مدینے والے
آڑے آتی ہی تری ذات ہر اک دکھ میں — میری مشکل بھی ہو آسان مدینے والے
پھر تمنائے زیارت نے کیا دل بے چین — پھر مدینے کا ہے ارمان مدینے والے

سگ طیبہ مجھے سب کہہ کے پکاریں بیدم
یہی رکھیں مری پہچان مدینے والے (بیدم وارثی)

اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ

دیکھتے کیا ہو اہل صفا — آپہنچے محبوب خدا — یعنی ہو چکے جلوہ نما — شاہ حق شاہ بطحا
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ — اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

خلق کے رہبر آپہنچے — حق کے پیمبر آپہنچے — شافع محشر آپہنچے — ساقیٔ کوثر آپہنچے
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ — اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں — مشعلیں حق کی جلتی ہیں — حسرتیں دل کی نکلتی ہیں — خوشیاں پہلو بدلتی ہیں
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ — اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

غیر کا کھٹکا دل میں نہیں — دور ہوئے اندوہ غمیں — رحمت عالم حامیٔ دیں — فرش پہ آئے عرش نشیں
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ — اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

ساقیٔ کوثر بہر خدا — آج تو ایسا جام پلا — اٹھ جائے پردہ غفلت کا — رند کہیں مے خانے میں آ

نبی جی کو اپنی مثل کہنے والو خدارا ذرا اپنی حالت تو دیکھو
قیامت کے دن رحمت مصطفٰے کا ہوا نہ اشارا تو پھر کیا کرو گے
مِنَ اللّٰہِ نورٌ ہے قرآن میں آیا مگر اس کا انکار تم کر رہے ہو
قیامت کے دن منکروں میں اگر نام آیا تمہارا تو پھر کیا کرو گے
نبی پاک کے علم غیبی کو تم نے ہے تشبیہ دی پاگلوں اور بچوں سے
قیامت کے دن دشمنان نبی میں اٹھے بے سہارا تو پھر کیا کرو گے
محبت نبی کی محبت خدا کی۔ اطاعت نبی کی اطاعت خدا کی
نہیں مانتے ہو تو نہ مانو لیکن ہوا جو خسارہ تو پھر کیا کرو گے
نہ کام آئے گا زہد و تقویٰ تمہارا عبادت ریاضت میں دعوٰی تمہارا
بمیدان محشر تمہیں جس گھڑی بد عقیدوں نے مارا تو پھر کیا کرو گے
خدا کے لئے تم زباں اپنی رد کو سمجھنے کی کوشش کرو کچھ نبی کو
بروز جزا اس بے ادبی کا باعث ہوا نہ نظارا تو پھر کیا کرو گے
پڑیگی قیامت میں جب نفسی نفسی صدا دیں گے وہ اُمتی اُمتی کی
تو اُس دم شفیع امم نے تمہیں جو دیا نہ سہارا تو پھر کیا کرو گے
میرے ملک و ملت کے لے نوجوانو مسلماں بنو نجم کی بات مانو
قیامت کے دن تم سے راضی ہوا نہ جو محبوب پیارا تو پھر کیا کرو گے

مدینے والے

میرا دل اور مری جان مدینے والے — تجھ پہ سو جان سے قربان مدینے والے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ   لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ   لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ   اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

جسم سے ہو جب جان جدا   ہم کو ملے فردوس میں جا   لوٹیں ہم تربت کا مزا   تیری اے محبوب خدا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ   لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ   لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ   اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

جب ہنگام ربودن ہو   ہاتھ میں آپ کا دامن ہو   وادی بطحا مدفن ہو   گلشن جنت مسکن ہو

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ   لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ   لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ   اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

جنت کی جب سیر کریں   ہم بھی سب ہمراہ چلیں   حوض کوثر پر آئیں   ہاتھ سے آپکے جام پئیں

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ   لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ   لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ   اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

بخش مرے ماں باپ کو بھی   اور مرے احباب کو بھی   اہل کرم اصحاب کو بھی   اہلِ وفا ارباب کو بھی

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ   لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ   لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ   اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

جو اس بزم میں شامل ہو   اس پر رحمت نازل ہو   جس گھر میں یہ محفل ہو   برکت ایزد داخل ہو

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ   لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ   لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ   اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

داورِ کل اے ربِّ علا   صدقہ ذات محمد کا   جاری رہے تا روزِ جزا   مذہب اہل سنت کا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ   لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ   لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ   اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

سلام بر شہدائے کربلا

سلطان کربلا کو ہمارا سلام ہو   جانان مصطفٰے کو ہمارا سلام ہو

وہ بھوک وہ پیاس وہ فرضِ جہاد حق   سرچشمۂ رضا کو ہمارا سلام ہو

امت کے واسطے جو اٹھائی ہنسی خوشی   اس لذتِ جفا کو ہمارا سلام ہو

عباس نامدار ہیں زخموں سے چور چور   اس پیکرِ رضا کو ہمارا سلام ہو

اکبر سے نوجوان بھی رن میں ہوئے شہید
ہم شکل مصطفےٰ کو ہمارا سلام ہو

اصغر کی ننھی جان پہ لاکھوں درود ہوں
معصوم و بے خطا کو ہمارا سلام ہو

بھائی بھتیجے بھانجے سب ہو گئے شہید
ہر لعل بے بہا کو ہمارا سلام ہو

تیغوں کے سائے میں بھی عبادت خدا کی کی
برہان اولیا کو ہمارا سلام ہو

ہو کر شہید قوم کی کشتی ترا گئے
اُمت کے ناخدا کو ہمارا سلام ہو

ناصر ولائے شاہ میں کہتے ہیں بار بار
اُمت کے پیشوا کو ہمارا سلام ہو

رسولِ عربی

قبلہ و کعبۂ ایمان رسول عربی
دو جہاں آپ پہ قربان رسول عربی

چاند ہو تم جو رسولان سلف تارے ہیں
سب ہیں جسم تو تم جان رسول عربی

کوئی بہتر ہے تو بہتر سے بھی بہتر تو ہے
سب سے اعلےٰ ہے تری شان رسول عربی

تیرا دیدار ہے دیدار الٰہی مجھکو
تیری الفت مرا ایمان رسول عربی

کس کی مشکل میں تری ذات نہ آڑے آئی
تیرا کس پر نہیں احسان رسول عربی

صدقہ حسنین کا روضے پہ بلا لو مجھ کو
ہند میں ہوں میں پریشان رسول عربی

مجمع حشر میں اس شان سے آئے بیدم
ہاتھ میں ہو ترا دامان رسول عربی

(بیدم وارثی)

کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آئی نسیم کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم — کھینچنے لگا دل سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کعبہ ہمارا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم — مصحف ایماں روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
خوف و حزن کا نام نہ ہوگا خلد سے بھی کوئی کام نہ ہوگا — پہنچیں تو ہم تا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
طوبیٰ کی جانب تکنے والو آنکھیں کھولو ہوش سنبھالو — دیکھو قدِ دلجوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نام اسی کا باب کرم ہے دیکھو یہی محراب حرم ہے — دیکھ خم ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہم سب کا رخ سوئے کعبہ سوئے محمد روئے کعبہ — کعبہ کا کعبہ روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بھینی بھینی خوشبو لہکی بیدم دل کی دنیا مہکی — کھل گئے جب گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سرِ عرش مسند نشیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حبیب خدا ہیں، حسیں ہیں محمد — نبی مصطفیٰ ہیں، امیں ہیں محمد
بشیرٌ، نذیرٌ، سراجٌ منیرٌ — سراپا وہ نورِ مبیں ہیں محمد
عزیزٌ، حریصٌ، رؤفٌ رحیمٌ — وہ غم خوارِ امت معیں ہیں محمد
نبی سارے رحمت ہوئے ہیں بلاشک — مگر رحمتِ عالمیں ہیں محمد
وہی بے کسوں کے ہیں ماویٰ و ملجا — وہی شافع المذنبیں ہیں محمد

سرِ طور موسیٰ، فلک پر ہیں عیسیٰ — سرِ عرش مسند نشیں ہیں محمد
صفاتی تجلی سے بے ہوش موسیٰ — مگر ذاتِ حق کے قریں ہیں محمد
حسینانِ عالم میں ان کی ضیا ہے — خدا کی قسم وہ حسیں ہیں محمد
محمد شفیع خادمِ دینِ حق ہے — محمد شفیع کے معیں ہیں محمد

رحمت محمد ﷺ کی

ہمارے سر پہ ہے سایہ فگن رحمت محمد کی — ہمارے دل میں ہے جلوہ کناں صورت محمد کی
گنہگارو نہ گھبراؤ سیہ کارو نہ شرماؤ — وہ آئی مجرموں کو ڈھونڈتی رحمت محمد کی
عرب والا پہلے بخشوائے اپنی امت کو — مچی ہے سارے خاص و عام میں شہرت محمد کی
علوم اولین و آخریں کا کر دیا مالک — خدا نے دھوم سے کی عرش پر دعوت محمد کی
اشارے سے قمر کے دو کئے سورج کو لوٹایا — زمانے میں ہے مشہور طاقت و قدرت محمد کی
فقیرو بینواؤ مانگ لو جو کچھ ضرورت ہو — جھڑکنا پھیرنا خالی نہیں عادت محمد کی
فرشتو قبر میں اپنی سند ہمراہ لایا ہوں — یہ دیکھو دل کے آئینے میں ہے صورت محمد کی
فدا کیونکر نہ ہو جانِ جہاں اس سبز گنبد پر — کہ اس میں ہے سجی پیاری دولہن تربت محمد کی
ہزاروں قدسیوں کی بھیڑ ہے روضے کی جالی پر — ہزاروں آ رہے ہیں دیکھنے تربت محمد کی

جمیل قادری رضوی تجھے کیوں خوفِ محشر ہو
کہ تیرے دل کے آئینے میں ہے صورت محمد کی

(مولانا جمیل الرحمن رضویؒ)

صلاۃ و سلام

یا نبی سلام علیک ○ یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک ○ صلوٰۃ اللہ علیک

بخت کا چمکے ستارا ○ حاضری کا ہو اشارا
دیکھ کر روضہ پیارا ○ پھر کہے خادم تمہارا
یا نبی سلام علیک ○ یا رسول سلام علیک

آپ ہی مشکل کشا ہیں ○ خلق کے حاجت روا ہیں
شافعِ روزِ جزا ہیں ○ جو کہوں اُس سے وَرا ہیں
یا نبی سلام علیک ○ یا رسول سلام علیک

حق سے جو نعمت عطا ہو ○ اس کے قاسم با صفا ہو
تم ہی محبوبِ خدا ہو ○ نائبِ ربُّ العلا ہو
یا نبی سلام علیک ○ یا رسول سلام علیک

بحرِ عصیاں میں سفینہ ○ آ گیا مشکل ہے جینا
پار ہونے کا قرینہ ○ ہو عطا شاہِ مدینہ
یا نبی سلام علیک ○ یا رسول سلام علیک

ہے گنہ کا بوجھ بھاری ○ منزلیں چلنا ہیں ساری
کر رہا ہوں اشک باری ○ لاج رکھ لیجیو ہماری

یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک
اب تو طیبہ میں بُلا لو　　حسرتیں دِل کی نکالو
اپنے قدموں میں سُلا لو　　ہم بَدوں کو بھی نبھالو
یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک
آپ کا در ہو میرا سر　　سامنے ہو رُوئے انور
غوث کا صدقہ کرم کا　　چشم و دِل کر دو منوّر
یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک
آپ کے دَر کی فقیری　　دو جہاں کی ہے امیری
آ گیا ہے ضُعفِ پیری　　لِلّٰہ کیجیو دَست گیری
یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک
دُور ہو جائے یہ دُوری　　حاصل ہو جائے حضوری
دیکھ لوں وہ شکلِ نُوری　　دِل کی حسرتیں ہوں پوری
یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک
جاں کنی کے وقت آنا　　چہرۂ انور دِکھانا
کلمۂ طیّب پڑھانا　　اپنے دامن میں چُھپانا
یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک
پُوری آقا یہ دُعا ہو　　ہم ہوں دَربارِ خدا ہو
تم اُدھر جلوہ نما ہو　　اِس طرف سے یہ صَدا ہو
یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک　　صلوٰۃ اللہ علیک

سلام

السّلام اے سرورِ دنیا و دیں — السّلام اے رحمۃ للعالمیںؐ
السّلام اے دستگیرِ بیکساں — السّلام اے چارۂ دردِ نہاں
السّلام اے مظہرِ انوارِ حق — السّلام اے مصدرِ اسرارِ حق
السّلام اے سیّد و سردارِ ما — السّلام اے مالک و مختارِ ما
السّلام اے صاحبِ خلقِ عظیم — السّلام اے معدنِ لطفِ عمیم
السّلام اے مخزنِ لطف و عطا — السّلام اے منبعِ حلم و حیا

السّلام اے سرور و آقائے ما
السّلام اے ماوا و ملجائے ما

○

(کتابت:- اردو آرٹ کراچی)